عیدالاضحیٰ کے ۱۰۰ مسائل

شیخ الحدیث والتفسیر حضرت مولانا مفتی محمد زر ولی خان صاحب دامت برکاتہم

شعبہ نشر و اشاعت

الجامعۃ العربیۃ احسن العلوم گلشن اقبال کراچی

بسم الله الرحمن الرحيم

کتاب کا نام	عیدالاضحیٰ کے ۱۰۰ مسائل
مصنف	شیخ الحدیث والتفسیر مولانا مفتی محمد زرولی خان صاحب مدظلہ
ناشر	دارالتصنیف ودفتر ماہنامہ الاحسن جامعہ عربیہ احسن العلوم
طباعت	اول ذیقعدہ ۱۴۳۶ھ ، بمطابق ستمبر ۲۰۱۵ء
تعداد	۱۰۰۰

اہم گزارش

کتاب کی تیاری میں حتی الامکان یہ کوشش کی گئی ہے کہ اس میں قرآن کریم کی آیات میں کوئی غلطی نہ ہو اور نہ ہی احادیث مبارکہ اور دیگر فقہی عبارات میں غلطی واقع ہو۔ پھر بھی اگر قارئین میں سے کسی کو کوئی کمی محسوس ہو تو ازراہِ کرم اعتراضات اور طعنوں سے گریز کرتے ہوئے ادارے کو مطلع فرمائیں، ادارہ شکرگزار رہے گا اور آئندہ ایڈیشن میں اس کی تصحیح کر لی جائے گی۔

عیدالاضحیٰ کے ۱۰۰ مسائل
قل ان صلاتي ونسكي ومحياي ومماتي لله رب العالمين

عیدالاضحیٰ کے ۱۰۰ مسائل

شیخ الحدیث والتفسیر مولانا مفتی محمد زرولی خان صاحب مدظلہ

۞ قربانی کی موجودہ عبادت جو اسلامی روایات کا ایک روشن باب ہے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی قربانی کی یادگار رہے، حدیث شریف میں آتا ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا

"ھذہ سنۃ ابیکم ابراھیم "(ابن ماجہ ص۲۳۳)

۞ حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے مدینہ منورہ میں دس سال قیام فرمایا اور ہر سال قربانی فرماتے تھے۔

۞ ایک حدیث میں جناب نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ قربانی کے دنوں میں اللہ تعالیٰ کے نزدیک انسان کا کوئی عمل قربانی سے زیادہ محبوب نہیں۔

۞ نبی کریم ﷺ کی عادت مبارکہ تھی کہ آپ عید کی نماز کے

بعد عیدگاہ میں قربانی فرماتے تھے۔ (ابن ماجہ ص ۲۳۳) تاکہ سب مسلمانوں کو اس حکم شرعی کی اطلاع بھی ہو جائے اور آداب قربانی بھی سیکھ لیں اور یہ بھی سب کو معلوم ہو جائے کہ عید سے پہلے قربانی جائز نہیں۔

- جناب نبی کریم ﷺ نے آخری حج کے موقع پر سو اونٹوں کی قربانی فرمائی جن میں سے ۶۳، اونٹوں کا نحر آپ ﷺ نے اپنے دست اقدس سے فرمایا، باقی کو حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے حوالے فرمایا۔ (صحیح مسلم ج ۱ ص ۳۹۹)
- عید کی نماز عیدگاہ میں پڑھنا سنت ہے۔
- اگر عیدگاہ قریب ہو تو پیدل چلنا افضل ہے۔
- نماز عید سے پہلے کچھ نہ کھانا واپسی پر اپنے قربانی کے گوشت میں سے کھا لینا مستحب ہے۔

۞ عید کے دن خوشی ظاہر کرنا یعنی انبساط سے پیش آنا اور اپنے اہل وعیال پر کشادگی سے خرچ کرنا بھی مستحب ہے۔

۞ نماز عید ہر عاقل، بالغ، مرد پر بشرط صحت واقامت واجب ہے اور یہ دو رکعات ہے۔ (عالمگیری ج ا ص ۱۳۹)

۞ صبح سویرے اٹھنا، غسل کرنا، مسواک کرنا، اپنے اچھے کپڑے پہننا، نئے ہوں تو بہتر ہے ورنہ دھلے ہوئے ہوں۔ (محیط سرخسی)

۞ عیدالاضحیٰ کے دن نماز کے لئے آتے جاتے وقت بآواز بلند تکبیر کہنا، ایک راستے سے جانا دوسرے راستے سے آنا۔

۞ محتاجوں اور ضرورت مندوں کا خیال رکھنا اور عید کی خوشیوں میں اُن کو شامل کرنا۔

۞ دو رکعت واجب نماز عید کی نیت کی جائے اور امام کے ساتھ تکبیر اولیٰ کہی جائے پھر "سبحنک اللھم" پڑھا جائے۔ اس

کے بعد امام تین تکبیر کہے گا اور ہر تکبیر کے بعد بمقدار تین تسبیحات کے ساتھ کھلے چھوڑ کر کھڑا رہے گا اس دوران کچھ نہیں پڑھا جائے گا، تیسری تکبیر کے ساتھ ہاتھ باندھے اور چپ چاپ کھڑا ہو جائے باقی یہ رکعت اور نمازوں کی طرح پوری کی جائے گی۔ دوسری رکعت جب امام پوری کرے تو رکوع میں جانے سے پہلے امام تین تکبیریں کہے گا اور تینوں کے ساتھ ہاتھ کھلے چھوڑنے پڑیں گے۔ بعد میں رکوع کو جانے کے لئے امام چوتھی تکبیر کہے گا باقی نماز اور نمازوں کی طرح پوری کی جائے۔

- نماز کے بعد دونوں خطبے سننا سنت ہے۔
- دعا خطبہ کے بعد ہی کی جائے۔
- ۹ ذی الحجہ کی نمازِ فجر سے تکبیراتِ تشریق شروع ہو جاتی ہیں۔
- تکبیراتِ تشریق ہر مسلمان عاقل بالغ پر فرض ہے۔

ہر فرض نماز کے بعد خواہ وہ جماعت سے پڑھی گئی ہو یا علیحدہ پڑھی گئی ہو ایک مرتبہ بلند آواز سے پڑھنا ضروری ہے۔

خاتون کے لئے یہ حکم ہے کہ وہ آہستہ پڑھے۔

اگر امام بھول جائے تو مقتدیوں کو پڑھنا چاہئے، یاد آتے ہی اس کا پڑھنا ضروری ہو جاتا ہے۔

اگر پہلے کی قضاء نماز ایام تشریق کے دنوں میں پڑھ لی گئی تو اس فرض نماز کے بعد بھی تکبیر پڑھی جائے گی۔

اگر ایام تشریق کی کوئی نماز بعد میں پڑھی گئی تو تکبیریں نہیں کہی جائیں گی۔

ایام تشریق پانچ ہیں، یعنی ۹ ذی الحجہ کی نماز فجر سے تیرہ ذی الحجہ کی عصر تک مجموعہ تیئیس (۲۳) نمازیں بنتی ہیں۔

مسبوق نمازی (جو نماز کے درمیان میں شامل ہوا ہے)

بھی اپنی نماز پوری کرنے کے بعد تکبیر پڑھے گا۔ نماز عید کے بعد تکبیرات تشریق پڑھنا جائز ہے۔ (نورالایضاح ص۱۲۱)

- تکبیرات تشریق یہ ہیں۔

" اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الااللہ واللہ اکبر اللہ اکبر وللہ الحمد "

- قربانی ہر مسلمان، عاقل، بالغ، صاحبِ نصاب اور مقیم پر واجب ہے۔ (عالمگیری ج۱ص۱۳۹)
- واضح رہے کہ نابالغ پر بھی بشرط غنی ہونے کے قربانی واجب ہے۔ (عالمگیری ج۵ص۲۹۳)
- نابالغ کی طرف سے اس کا باپ یا ولی قربانی کرلے تو یہ ان کے لئے مستحب ہے اور اسی پر فتوٰی ہے۔ (عالمگیری ج۵ص۲۹۳)
- قربانی نعمت زندگی کا شکرانہ ہے اور حضرت ابراہیم علیہ

السلام کی میراث کو زندہ کرنا ہے۔

- مسافر پر قربانی نہیں ہے۔
- قربانی کے دن متعین ہیں یعنی ذی الحجہ کی ۱۰ کی نماز عید کے بعد سے شروع ہو کر، ۱۱ اور ۱۲ کی عصر تک۔
- دیہات والوں کے لئے ۱۰ ذی الحج کو صبح صادق کے بعد قربانی کرنا جائز ہے، مگر نماز عید سے پہلے شہریوں کے لئے ناجائز ہے۔ (ہدایہ رابع کتاب الاضحیہ ص ۴۲۹)
- مستحب وقت پہلا دن نماز عید اور خطبہ سننے کے بعد ہے قربانی رات کو بھی ہو سکتی ہے مگر مکروہ ہے۔

(عالمگیری ج ۵ ص ۲۹۶، ہدایہ رابع کتاب الاضحیہ)

- قربانی خود کرنا افضل ہے بشرطیکہ وہ قربانی کا طریقہ جانتا ہو۔

- اگر کسی دوسرے سے قربانی کرائی تو کوئی حرج نہیں لیکن قربانی کے وقت اُس کا موجود ہونا بہتر ہے۔
- جس اونٹ کی قربانی کی جائے وہ کم از کم پانچ سال کی عمر تک کا ہونا چاہئے۔
- گائے اور بھینس کم از کم دو سال تک کا ہونا ضروری ہے۔
- دنبہ اور بکرا سال بھر کا ہونا ضروری ہے۔
- واضح رہے کہ کوئی دنبہ اگر چھ مہینے کا ہو مگر دیکھنے میں سال بھر کا لگتا ہو تو اس کی قربانی بھی جائز ہے۔
- اگر کسی حیوان کے دانت وغیرہ پورے نہیں نکلے ہیں مگر شکل و صورت سے وہ پورا لگتا ہے اور اس کا مالک اس کی مطلوبہ عمر بتاتا ہے تو ایسے حیوان کی قربانی جائز ہے۔
- گائے بھینس اور اونٹ کے اندر سات آدمی تک شریک

ہوسکتے ہیں سات سے کم ہوں تو بھی جائز ہے مگر سات سے زیادہ جائز نہیں۔ (ہدایہ رابع ص ۴۲۸ مطبوعہ رشیدیہ دہلی)

❁ جس جانور کے سینگ بالکل نہ نکلے ہوں اُس کی قربانی بھی جائز ہے۔

❁ خصی اور مجنون حیوان کی بھی قربانی جائز ہے چونکہ خصی کا گوشت اچھا ہوتا ہے اس لئے اس کی قربانی بہتر ہے۔

❁ مردے کی طرف سے بھی قربانی کی جاسکتی ہے۔

❁ اس کی ایک صورت تو یہ ہے کہ اگر مردے کی وصیت ہے تو اس قربانی کا سارا کا سارا گوشت فقراء ہی کو دیا جائے، غنی کو اس سے کھانا جائز نہیں۔

❁ دوسری صورت یہ ہے کہ اگر مردے کی وصیت نہیں ہے بلکہ اس کیلئے بطور ثواب کے کی جاتی ہے تو قربانی کا حکم دیگر قربانیوں کی طرح ہے یعنی خود بھی کھا سکتا ہے اور غنی اور غیر غنی سب کو کھلا سکتا ہے۔

(ہدایہ جلد رابع ص ۴۳۳)

❁ اندھے، بھینگے اور ایسے لنگڑے کی قربانی جو کہ اپنی قربان گاہ تک نہ جا سکتا ہو جائز نہیں ہے۔

❁ اسی طرح ایسے دم کٹے اور کان کٹے جن کے کان یا دُم کا نصف حصہ یا اکثر کٹ چکا ہو، اس کی بھی قربانی جائز نہیں۔

❁ اگر کان یا دُم کا اکثر حصہ باقی ہے تو قربانی جائز ہے۔

(ہدایہ رابع ص ۴۳۱، فتح القدیر ج ۸ ص ۴۳۴)

❁ قربانی کے اندر اگر شرکاء قربانی میں سے کسی کی نیت قربانی کی نہیں ہے تو اس کے ساتھ تمام شرکاء کی قربانی خراب ہو جائے گی۔ (خلاصۃ الفتاوی جلد رابع کتاب الاضحیہ صفحہ ۳۲۲، ہدایہ رابع ص ۴۳۳)

❁ قربانی کے گوشت کو تین حصوں میں بانٹنا مستحب ہے۔

❁ ایک حصہ اپنے لئے دوسرا حصہ رشتہ داروں اور احباب کیلئے، تیسرا حصہ فقراء اور مساکین کیلئے۔

❁ قربانی کا گوشت خود کھانا اور ذخیرہ کرنا مستحب ہے۔

❁ قربانی کا گوشت کسی غنی کو فقیر کو مسلمان کو غیر مسلمان کو دے دینا سب جائز ہے۔

❁ اگر سارا گوشت کسی کو دیدیا گیا یا سارا خود رکھ لیا تو بھی جائز ہے۔

❁ سارا گوشت صدقہ کرنا افضل ہے۔

❁ واضح رہے کہ اگر کوئی شخص خود صاحبِ عیال ہے اور ضرورت مند ہے تو بہتر یہ ہے کہ سارا گوشت خود رکھ لے۔

(عالمگیری ج ۵ ص ۳۰۰)

❁ قربانی کے دنوں میں جو شخص بوجہ قربانی پر قادر نہ ہونے کے

قربانی نہیں کر سکتا ہو اس کو مرغی یا مرغا ذبح کرنا مکروہ ہے اس لئے یہ مجوسیوں کی رسومات میں سے ہے۔ (عالمگیری ج ۵ ص ۳۰۰)

- مستحب یہ ہے کہ قربانی کا جانور فربہ، خوبصورت اور موٹا ہو
- دنبے کی قربانی افضل ہے بہتر یہ ہے کہ سینگوں والا خوبصورت اور موٹا تازہ ہو۔
- ذبح کرنے کا چھرا لوہے کا اور تیز دار ہونا چاہئے۔
- مستحب یہ بھی ہے کہ ذبح کرنے کے بعد کچھ دیر انتظار بھی کیا جائے یہاں تک کہ وہ حیوان ٹھنڈا ہو جائے اور اس کی جان بالکل نکل جائے۔
- ذبح کر کے کھال کا فوراً کھینچنا مکروہ ہے۔
- یہودی یا عیسائی کے ہاتھوں کا ذبح کیا ہوا جائز تو ہے لیکن مکروہ ہے۔

❁ قربانی کے جانور کو چند دن پہلے پالا جائے اس کی خوب خدمت کی جائے، اس کے گلے میں پٹہ یا اس کے اوپر شال ڈالنا بہتر اور افضل ہے۔

❁ قربانی کے جانور کو قربان گاہ کی طرف بہت اچھے طریقے سے اور نرمی کے ساتھ لے جانا چاہیے۔

❁ ذبح ہونے کے بعد اس کی شال یا پٹہ صدقہ کر دیا جائے

❁ قربانی کے جانور سے قربانی ہونے سے پہلے فائدہ لینا مثلاً دودھ نکالنا، روئی کٹوانا یا سوار ہونا یا کوئی اور کام لینا مکروہ ہے۔

❁ اگر تھنوں میں دودھ موجود ہے تو اس کو ٹھنڈے پانی سے چھینٹے دیے جائیں تاکہ وہ سوکھ جائے۔

❁ لیکن اگر دودھ نہ نکالنے سے حیوان کو نقصان پہنچتا ہے تو دودھ نکالا جائے اور صدقہ کیا جائے۔

قربانی کے جانور کی کھال کو صدقہ کر دیا جائے۔

واضح رہے کہ کھال اگر بیچ دی گئی تو اس کی قیمت لازماً مستحق فقراء کو دے دی جائے۔

اگر کھال بیچ دی گئی تو وہ رقم فقراء کو پہنچانا ضروری ہے۔

قربانی کے جانور کا گوشت یا اس کی کھال بطور عوض کے قصاب وغیرہ کو دینا جائز نہیں ہے۔ (ہدایہ رابع کتاب الاضحیہ ص ۴۳۴)

کسی سیاسی جماعت یا رفاہی ادارے میں جانور کی کھالیں دینا درست نہیں یہ خالصتاً مستحقین اور نادار لوگوں کا حق ہے۔

مسجد میں یا مردے کی تجہیز و تکفین میں کھال خرچ نہیں ہو سکتی۔

اس دور میں کھالوں کا بہترین مصرف دینی مدارس ہیں جن کے نادار طلبہ کی ہمہ کفالت تقریباً اسی تعاون سے ہوتی ہے یوں

دین کی نصرت ومعاونت بھی ہو جاتی ہے اور نادار مستحقین کو اپنا حق بھی پہنچ جاتا ہے۔

❁ مدرسے کی تعمیر یا اساتذہ وملازمین کی تنخواہوں میں کھال کی قیمت بھی زکوٰۃ فطرے کی طرح خرچ نہیں ہوسکتی۔

❁ واضح رہے کہ اہل علم اس بات کا پورا اہتمام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی رقوم طلباء ہی پر خرچ ہوں ہم نے بھی یہ مسئلہ اسی لئے مزید وضاحت کے طور پر عرض کر دیا۔

❁ ذبح کرتے وقت زبان سے نیت کرنا غیر ضروری ہے دل میں نیت کی جائے اور زبان سے بسم اللہ اور اللہ اکبر کہنا ضروری ہے۔

❁ ذبح کرنے سے پہلے یہ دعا پڑھی جائے۔

"اِنِّیْ وَجَّهْتُ وَجْهِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ
حَنِیْفًا وَّمَآ اَنَا مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ"

(سورۂ انعام آیت ۷۹)

" قُلْ اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَo لَا شَرِیْکَ لَهٗ "

(سورۃ انعام آیت ۱۶۲)

❁ ذبح کرنے کے بعد یہ دعا پڑھی جائے۔

"اللھم تقبله منی کما تقبلت عن حبیبک محمد وخلیلک ابراھیم علیھما السلام"

(بدائع الصنائع ج ۵ ص ۷۹، ۸۰)

❁ اگر قربانی کسی اور کی طرف سے ہو تو " مِنّی " کی جگہ " من " اور پھر اس شخص کا نام لیا جائے۔

❁ نابالغ اولاد کی طرف سے قربانی کرنا افضل تو یقیناً ہے جس کو مستحب کے درجے میں فقہاء نے لکھا ہے۔

❁ کوشش اس بات کی کی جائے کہ جانور خریدتے وقت

ایک تہائی سے زیادہ عیب والا نہ ہوتا کہ اختلاف سے حفاظت رہے۔

❁ مگر کہیں ایسا جانور آگیا ہو جس کے اندر ایک تہائی سے زیادہ اور نصف سے کم عیب پایا گیا تو اس کی قربانی بھی درست ہوگی کیونکہ مضبوط اور فیصل قول یہی ہے۔

❁ شرکاء قربانی کے لئے یہ تو افضل ہے کہ سب کی نیت قربانی ہی کی ہو۔

❁ لیکن اگر قربانی کے علاوہ اور قربت یعنی ثواب کی نیت سے قربانی کرلی گئی مثلاً بعض شرکاء قربانی کی نیت سے شریک ہیں لیکن بعض عقیقہ کی نیت سے شریک ہیں یا بعض شرکاء نے نفلی قربانی کی نیت کی ہے یا ولیمہ کی نیت ہے تو یہ جائز ہے۔

❁ اسی طرح کسی مرحوم کی طرف سے بطور ثواب کی جو نیت کی جاتی ہے یہ سب چونکہ عبادت کی قسمیں ہیں اس لئے قربانی جائز ہو

گی۔ (فتاویٰ ہندیہ ج ۵ ص ۳۰۴، فتاویٰ شام ج ۵ ص ۲۰۷)

❁ جہاں تک ہو سکے سب شرکاء کی نیت قربانی ہی کی ہو تو یہ زیادہ افضل ہے۔

❁ اگر قربانی مرحوم کی وصیت کے مطابق مرحوم کی طرف سے ہو یا قربانی کرنے والا نذر کی نیت کر چکا ہے تو وصیت اور نذر کی قربانی کے گوشت میں سے نہ خود کھا سکتا ہے اور نہ کوئی غنی کھا سکتا ہے بلکہ سارا کا سارا فقراء کو خیرات کیا جائے گا۔ (شامی ج ۵ ص ۲۰۴)

❁ ایصال ثواب کے لئے مرحومین یا بزرگوں کی طرف سے جو قربانی بعض لوگ کرتے ہیں یہ بہت ہی بڑے ثواب کا کام ہے اور اس قربانی کا گوشت بھی اپنی قربانی کے گوشت کی طرح استعمال ہوگا۔

❁ اگر کسی نے قربانی کا جانور قربانی کی نیت سے خریدا ہے اور بعد میں اور لوگوں کو اپنے ساتھ اسی جانور میں شریک کرنا چاہتا ہے تو

اگر جانور خریدتے وقت اس نے اور لوگوں کو شریک کرنے کی نیت نہیں کی تھی تو اب اگر یہ شخص صاحب نصاب ہے جس پر اپنی قربانی واجب ہوتی ہے تو اس کے لئے ایسا کرنا مکروہ ہے۔

❁ اگر یہ شخص صاحب نصاب نہیں ہے فقیر ہے تو دوسروں کو شریک نہیں کرے کیونکہ خریدا ہوا جانور اس کی نیت کی وجہ سے لازماً اس کی طرف سے قربان ہوگا۔

(شامی ج ۵ ص ۲۰۲، ۲۰۱، عالمگیری ج ۵ ص ۳۰۴)

❁ اگر شرکاء قربانی میں سے کوئی مر گیا تو مرحوم کے ورثاء کی اجازت سے یہ لوگ قربانی کر لیں۔

❁ اگر ورثاء کی اجازت کے بغیر قربانی کر لی گئی تو یہ جائز نہیں ہوگا کیونکہ مرنے کے بعد مرحوم کا حق ورثاء کو منتقل ہوا ہے۔ اب اُن کی اجازت کے بغیر قربانی کرنے سے ساری قربانی خراب ہو جائے

گی۔ (فتاویٰ شامی ج ۵ ص ۲۰۷)

❁ عید کے دن عید کی نماز کے بعد عید کی خوشیوں میں ایک دوسرے سے مصافحہ یا معانقہ کرنا، عید کی خوشیاں سمجھ کر جائز بلکہ مستحسن ہے

❁ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین جب ایک دوسرے سے عید کے دن ملاقات کرتے تو ''تقبل اللہ منا ومنک'' کہتے، حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ لکھتے ہیں،

''کان اصحاب رسول ﷺ اذا التقوا یوم العید یقول بعضھم لبعض تقبل اللہ منا ومنک''
(فتح الباری ج ۲ ص ۳۷۱)

نوٹ مزید تفصیل شیخ الحدیث والتفسیر حضرت مفتی صاحب مدظلہ کے رسالے ''احسن المناسک'' میں ملاحظہ کی جاسکتی ہے۔

احسن التعارف

جامعہ عربیہ احسن العلوم اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے خالص اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے ایک مدت سے دینی خدمات انجام دے رہا ہے۔

جامعہ کی بنیاد شیخ الحدیث والتفسیر حضرت مولانا مفتی محمد زرولی خان صاحب مدظلہ نے ۱۳۹۸ھ میں رکھی۔

جامعہ کا مقصد ایسے باعمل اور باصلاحیت علماء تیار کرنا ہے جو کہ اُمت مسلمہ کی صحیح راہنمائی کر سکیں۔

جامعہ میں مکمل درس نظامی، تفسیر قرآن کریم، احادیث مبارکہ، فقہ، اصول فقہ، عربی ادب، منطق فلسفہ وغیرہ کی تعلیم مفت دی جاتی ہے۔

علوم اسلامیہ کی مکمل تعلیم کے علاوہ حفظ قرآن کریم،

درجہ اعدادیہ (مساوی آٹھویں جماعت) کی تعلیم بھی دی جاتی ہے۔

جامعہ میں درجاتِ تخصص (P.Hd) کا بھی معقول انتظام ہے۔

دارالافتاء

جامعہ کے دارالافتاء میں دنیا بھر سے آنے والے سوالوں کے جوابات اور دیگر مسائل کا حل شیخ الحدیث والتفسیر حضرت مولانا مفتی صاحب مدظلہ کی نگرانی میں کیا جاتا ہے۔

شعبہ انٹرنیٹ

جامعہ میں ایک شعبہ انٹرنیٹ کا بھی ہے جہاں سے حضرت مفتی صاحب کے روزمرہ کے بیانات، جمعۃ المبارک کے خطبات، بخاری اور ترمذی کے درسیات اور اس کے علاوہ مکمل درسِ نظامی کی تعلیم نیٹ کے ذریعہ دنیا بھر میں پہنچائی جاتی ہے۔

دارالتصنیف و دفتر ماہنامہ الاحسن

جامعہ کا ایک نمائندہ مجلّہ بنام "ماہنامہ الاحسن" ہے جو کہ ہر ماہ شائع ہوتا ہے۔ اس میں عوام الناس کی آگاہی کے لئے علماءِ کرام کے مضامین اور دیگر دینی مسائل میں راہنمائی کا خاطر خواہ سامان موجود ہوتا ہے۔

دورانِ تعطیلات جامعہ عربیہ احسن العلوم میں دورۂ تفسیر قرآن کریم کا انعقاد بھی ہوتا ہے جس میں ملک بھر سے علماء، طلباء اور زندگی کے مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے والے افراد شرکت کرتے ہیں۔ دورۂ تفسیر شیخ الحدیث والتفسیر مولانا مفتی محمد زرولی خان صاحب مدظلہ شعبان اور رمضان میں خود پڑھاتے ہیں۔

جامعہ کے اساتذہ کی تعداد ۳۰ سے متجاوز ہے۔ دیگر تمام شاخوں کے اساتذہ کی تعداد تقریباً ۵۰ سے متجاوز ہے۔

جامعہ کی دیگر شاخیں

- جامعہ احسن المدارس سپر ہائی وے، گلشن معمار
- جامعہ احسن الدراسات F-11 نیو کراچی
- جامعہ احسن المقاصد ماڑی پور، ہاکس بے روڈ
- جامع مسجد عثمان وطاہر، کوئٹہ ٹاؤن
- جامعہ مسجد امام ابویوسفؒ، ایاز ٹاؤن
- جامعہ مسجد مفتی محمود، نوری آباد (زیر تعمیر)
- الاحسن اسلامک فاؤنڈیشن سکول (جامعہ کے سامنے)

جامعہ عربیہ احسن العلوم میں کتب، حفظ و ناظرہ اور درجۂ تخصص میں طلباء کی کل تعداد دو ہزار (۲۰۰۰)

مرکز کے علاوہ دیگر تمام شاخوں میں کتب اور درجۂ حفظ کے طلباء کی کل تعداد ایک ہزار (۱۰۰۰)

شعبان ورمضان المبارک میں دورۂ تفسیرِ قرآن کریم
میں طلبا کی کل تعداد چار ہزار (۴۰۰۰)

ضروری وضاحت

دارالعلوم دیوبند کے اصولوں کے مطابق جامعہ میں داخل ہونے والے طلباء سے کسی قسم کی کوئی فیس کسی بھی مد میں نہیں لی جاتی۔ اُن کا رہنا، کھانا پینا، اُن کی کتابیں اور دیگر ضروریاتِ زندگی جامعہ کی طرف سے ہی پوری کی جاتی ہیں اس کے علاوہ ماہانہ وظائف بھی تقسیم کیئے جاتے ہیں اور وقتاً فوقتاً کامیاب طلباء میں قیمتی کتب بھی تقسیم کی جاتی ہیں۔ یہ تمام اخراجات اہل خیر حضرات اور دین کا درد وسوز رکھنے والے اپنے عطیات سے پورا کرتے ہیں

لہٰذا اہل خیر حضرات سے دینی رشتہ کے توسط سے استدعا ہے کہ وہ زکوۃ، فطرات، صدقات اور قربانی کی کھالیں اور دیگر نفلی صدقات کے ذریعہ جامعہ کا بھرپور تعاون فرمائیں اور دونوں جہانوں میں سعادت، سرخروئی اور ثواب کے مستحق بن جائیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

الداعی الیٰ الخیر

(مولانا مفتی) محمد زرولی خان عفا اللہ عنہ

رئیس الجامعۃ العربیۃ احسن العلوم گلشن اقبال بلاک ۲ کراچی

021-34968356

Account No.
National Bank of Pakistan

Gulshan-e-Iqbal bl.no.6 Rashid Minhas Road

Current A/c Zakat : 10404-5
Current A/c Atyat : 10405-4
Current A/c Masjid : 10406-3

مجموعہ احسن الرسائل

شیخ الحدیث حضرت مولانا مفتی محمد زرولی خان صاحب مدظلہ

کے رسائل کا مجموعہ

احسن التسنیم فی ما احدث بعد الصلوۃ والتسلیم

بدعتوں کے رد و ابطال کی شرعی حیثیت

احسن النظر فی تحقیق الرکعتین بعد الوتر

وتر رات کی آخری نماز

احسن المقال فی کراھة صیام ستة من شوال

شوال کے چھ روزوں کے مکروہ ہونے کی تحقیق

احسن المناسک (قربانی کے مسائل)

احسن المسائل والفضائل (رمضان کے مسائل)

دو خطبہ عید کے بعد دعا مناسب ہے

پیغام مسرت (اردو انگریزی کا مسئلہ)

صدر اول کے طبقات مفسرین

دینی امور پر اجرت لینا جائز ہے

تقریر ختم بخاری

جلد اول

0341-2266117